بسم الله الرحمن الرحیم

۱۱۲۵

مؤسسه آموزش عالی بنت‌الهدی

سرشناسه:	فوزی تویسرکانی، یحیی، ۱۳۳۹–
عنوان قراردادی:	اندیشه سیاسی امام خمینی رحمه الله .اردو
عنوان و نام پدیدآور:	امام خمینی کی سیاسی افکار= اندیشه سیاسی امام خمینی رحمه الله/ مولف یحیی فوزی‌تویسرکانی؛ مترجم معصومه‌بتول نقوی.
مشخصات نشر:	قم: مرکز بین‌المللی ترجمه و نشر المصطفی صلی الله علیه و آله، ۱۴۳۷ ق.= ۱۳۹۴.
شابک:	۹۷۸-۶۰۰-۴۲۹-۰۱۰-۴
وضعیت فهرست نویسی:	فیپا
یادداشت:	اردو.
یادداشت:	کتابنامه: ص. [۳۰۸] – ۳۱۶؛
یادداشت:	چاپ دوم: ۱۳۹۵ (فیپا) همچنین به صورت زیرنویس.
موضوع:	خمینی، روح‌الله، رهبر انقلاب و بنیانگذار جمهوری اسلامی ایران، ۱۲۷۹ – ۱۳۶۸. -- دیدگاه درباره سیاست و حکومت
موضوع:	اسلام و سیاست
موضوع:	اسلام و دولت
شناسه افزوده:	نقوی، معصومه بتول، ۱۳۶۲ –، مترجم
شناسه افزوده:	جامعة المصطفی صلی الله علیه و آله العالمیة. مرکز بین‌المللی ترجمه و نشر المصطفی صلی الله علیه و آله
رده بندی کنگره:	۱۳۹۴ ۸۵۰۴۶ الف ۹س/۵/ ۱۵۷۴ DSR
رده بندی دیویی:	۹۵۵/۰۸۴۲
شماره کتابشناسی ملی:	۴۱۵۹۳۵۷

امام خمینیؒ کے سیاسی افکار

یحییٰ فوزی تویسرکانی

مترجم:
معصومہ بتول نقوی

مرکز بین المللی
ترجمہ و نشر المصطفیٰ ﷺ

امام خمینیؒ کے سیاسی افکار
مؤلف: یحییٰ فوزی تویسرکانی
مترجم: معصومہ بتول نقوی
چاپ دوم: ۱۳۹۵ش / ۱۴۳۷ق
ناشر: مرکز بین‌المللی ترجمه و نشر المصطفیﷺ
● چاپ: نارنجستان ● قیمت: ۱۱۵۰۰۰ ریال ● شمارگان: ۳۰۰

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

مراکز فروش:
● قم، چهارراه شهدا، خیابان معلم غربی (حجتیه)، نبش کوچه ۱۸. تلفکس: ۹ـ۰۲۵ـ۳۷۸۳۹۳۰۵
● قم، بلوار محمدامین، سه‌راه سالاریه. تلفن: ۰۲۵ـ۳۲۱۳۳۱۰۶ ـ فکس: ۰۲۵ـ۳۲۱۳۳۱۴۶
● قم، مجتمع ناشران، طبقه سوم واحد ۳۰۸. تلفن: ۰۲۵ـ۳۷۸۴۲۴۰۲
pub.miu.ac.ir miup@pub.miu.ac.ir

ہم ان افراد کے قدرداں اور شکرگذار ہیں جنھوں نے اس کتاب کی ترتیب وتالیف ہیں زحمت فرمائی ہے

عرض ناشر

﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِی أَنْزَلَ عَلَى عَبْدِهِ الْکِتَابَ وَلَمْ یَجْعَلْ لَهُ عِوَجًا﴾ والصَّلوةُ والسَّلام عَلی النَّبی الأمین مُحَمد وَآلهِ الهُدَاةِ المَهدِیینَ وَ عِترَته المُنتَجِبین وَاللَّعنةُ عَلی اَعدَاء الدِینِ إِلی قِیَامِ یَومِ الدِین.

اسلامی علوم کا قدیمی مرکز (حوزہ علمیہ) گذشتہ چودہ سوسال کے دوران اپنے بنیادی علوم جیسے فقہ، کلام، فلسفہ، اخلاق اور اپنے ضمنی علوم جیسے رجال، درایہ اور قضاوت وغیرہ کے بارے میں کئی مرتبہ نشیب وفراز سے دوچار ہوا ہے۔

انقلاب اسلامی ایران کی عظیم الشان کامیابی اور ارتباطات کے اعتبار سے دنیا کا گلوبل ویلیج (Global village) بننے کے بعد بے شمار سوالات خصوصاً علوم انسانی سے متعلق جدید معموں نے اسلامی مفکرین کی افکار کو اپنی گرفت میں لے لیا۔

موجودہ دور میں اسلامی حکومت کا نظام سنبھالنے اور پیچیدہ و مشکل امور کو اپنے ذمہ لینا ہی ایسی دشواریوں کا سبب بنا ہے۔

کیونکہ مملکت کا نظام چلانے کے لئے ہر جگہ اور ہر اعتبار سے دین اور سنت کی مکمل پاسداری کو ملحوظ رکھنا بہت ہی سخت اور مشکل کام ہے، اس لئے دین کے بارے میں بین الاقوامی معیار کو مد نظر رکھتے ہوئے انتہائی دقت اور عقل سلیم کے ساتھ وسیع مطالعہ، جامع اور جدید تحقیقات

اور عملی اقدام انتہائی ضروری ولازمی ہیں، ایسی صورت میں دینی محققین کو ہر طرح کے فکری اور تربیتی انحراف سے بچانا بہت اہم ہے۔

جس کی طرف اس شجرہ طیبہ کی بنیاد رکھنے والے تمام بزرگوں بالخصوص انقلاب اسلامی ایران کے عظیم الشان معمار حضرت امام خمینی رحمہ اللہ اور مقام معظم رہبری حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ امام خامنہ ای مدظلہ العالی نے خاص توجہ دی ہے۔

اس سلسلے میں جامعۃ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ العالمیۃ نے اس اہم ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے حقیقی اسلام کے علوم ومعارف کی نشر واشاعت کے لئے مرکز بین المللی ترجمہ ونشر المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ کی بنیاد رکھی ہے۔

فاضل محترم یحیٰ فوزی تویسرکانی کی یہ تحریری کاوش کسی حد تک اعلی مقاصد کے حصول کے لئے ایک اہم قدم ہے۔

آخر میں ہم ان تمام دوست واحباب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں جو اس کتاب کی نشر واشاعت میں شریک تھے بالخصوص محترمہ معصومہ بتول نقوی کے شکر گذار ہیں جنھوں نے اس کتاب کو اردو کے ترجمہ سے آراستہ کیا ہے، خداوند عالم ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے۔

ارباب فضل ومعرفت سے گذارش ہے کہ ہمیں اپنے قیمتی مشوروں سے ضرور نوازیں۔

مرکز بین المللی
ترجمہ ونشر المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ

فہرست

عرضِ مترجم ۱۳

مقدمہ.. ۱۷

تفکر کا مفہوم اورسیاسی تفکر.. ۱۷

امام خمینیؒ کے سیاسی تفکرسے مراد ۱۸

بحث کا نظریاتی خاکہ ۲۰

دائرہ بحث.. ۲۳

پہلا باب: امام خمینیؒ کی زندگی کے سیاسی اور اجتماعی تغیرات اور امام خمینیؒ کے سیاسی افکار پر ان کے اثرات ۲۷

امام خمینیؒ کے بچپن اور جوانی کے حالات ۲۷

عہد طالب علمی کے تغیر وتبدل ۱۹۲۱ سے ۱۹۶۰ تک.. ۳۱

ا۔ امام خمینیؒ ۱۹۴۱ - ۱۹۲۱ تک ۳۱

۲۔امام خمینیؒ ۱۹۴۱ سے ۱۹۶۰ تک ۴۲

امام خمینیؒ کی مرجعیت کا دور ۱۹۷۸ - ۱۹۶۰ .... ۴۶

ا۔ امام خمینیؒ اور شاہ کے ۱۹۶۰سے ۱۹۶۴ تک کے اقدامات ۴۶

۲۔امام خمینیؒ ۱۹۶۴ سے ۱۹۷۷تک ۵۸

۳۔ امام خمینیؒ ۱۹۷۸سے ۱۹۷۹میں ۶۳
امام خمینیؒ سیاسی رہبری کے دوران [۱۹۷۹سے۱۹۹۰]..................... ۶۵
امام خمینیؒ کی کچھ انفرادی و اجتماعی اور سیاسی خصوصیات ۶۹
دوسرا باب: امام خمینیؒ کے سیاسی افکار کی نظریاتی بنیادیں ۷۵
انسان،کائنات اورمعرفت کہ بارے میں امام خمینیؒ کے فلسفی اصول.......... ۷۶
۱۔ امام خمینیؒ کی معرفت شناسی.................................... ۷۶
۲۔ امام خمینیؒ کاتصور کائنات ۷۸
۳۔ امام خمینیؒ کا نظریہ انسان شناسی ۷۹
امام خمینیؒ کے اعتقادی اصول.. ۸۳
امام خمینیؒ کے اصولی اور فقہی نظریات.................................. ۸۹
۱۔ عقل کی حجیت ۸۹
۲۔ اجتہاد میں زمان و مکان کا کردار.. ۹۰
۳۔ احکام کا مصلحت آمیز ہونا ۹۱
۴۔ شرائط کی بنیاد پر احکام میں تغیر و تبدل کرنا ۹۲
۵۔حکم شرعی کے مصادیق کی تعیین میں عرف اور عقلا کی سیرت کا قبول کرنا ۹۳
۶۔ نص کی عدم موجودگی میں اصول عملیہ کا استعمال ۹۴
۷۔ باب فراغ اور مباح.. ۹۴
امام خمینیؒ کے عرفانی اصول ۹۵
تیسرا باب: امام خمینیؒ کے سیاسی افکار کے اہم مباحث............................ ۱۰۱
امام خمینیؒ کی نظر میں دین اور سیاست کا رابطہ ۱۰۲
۱۔ امام خمینیؒ کی جانب سےاس موضوع کو بیان کرنےکا سبب.......... ۱۰۲
۲۔ امام خمینیؒ کے دین اور سیاست میں عدم جدائی کے دلائل ۱۰۵
الف) دین اسلام کی جامعیت.. ۱۰۵

ب) دین اور سیاست کا یکساں ہدف ۱۰۷
ج) دنیاکا آخرت سے جدانہ ہونا........................... ۱۰۹
د) قرآنی تعلیمات، پیغمبر ﷺ اور آئمہ معصومین کی سیرت طیّبہ میں دین اور سیاست کا رابطہ........................... ۱۱۰
ہ) اکثر اسلامی احکام کی حقیقت کا سیاسی ہونا ۱۱۲
و) عملی میدان میں دین اور سیاست کا رابطہ ۱۱۳
ز) امام خمینیؒ کی نظرمیں سیکولرزم کو پیش کرنیوالے افراد ۱۱۳
خلاصہ بحث ۱۱۶
زمانہ غیبت میں اسلامی حکومت کی تشکیل کی ضرورت........................... ۱۱۷
۱۔ امام خمینیؒ کے سیاسی تفکر میں اسلامی حکومت کے مراحل........................... ۱۱۷
پہلا مرحلہ: اسلامی حکومت کی تشکیل کی آرزو کرنا........................... ۱۱۷
دوسرا مرحلہ: اسلامی حکومت کا قیام اور سلطنت کی مخالفت........................... ۱۱۸
تیسرا مرحلہ:اسلامی جمہوریہ کے قالب میں اسلامی حکومت ۱۲۰
۲۔ اسلامی حکومت کے قیام کی ضرورت کے دلائل ۱۲۱
الف) معاشرے کی اصلاح کے لیے قانون کا ناکافی ہونا ۱۲۲
ب) پیغمبر اسلامﷺ کے ذریعہ حکومت کی تشکیل........................... ۱۲۲
ج) نبی ﷺ کی جانب سے اسلامی حاکم اور خلیفہ کا مقرر کیا جانا........................... ۱۲۳
د) حکومت کے قیام کیلئے اسلامی قوانین کی ضرورت ۱۲۴
ہ) اسلامی احکام کے اجرا کو جاری رکھنے کی ضرورت ۱۲۴
و) غیر طاغوتی سیاسی نظام کا قیام اور طاغوتی اثرات کا خاتمہ........................... ۱۲۵
ز) اسلامی مملکت میں استعمار اور وابستہ حکومتوں کے تصرف اور نفوذ کیروک تھام۱۲۶
ح) آیات و احادیث میں اسلامی حکومت کی تشکیل پر تاکید ۱۲۷
۳۔ امام خمینیؒ کی نظر میں اسلامی حکومت کی حقیقت ۱۲۸
ایک: اسلامی حکومت در اصل اسلامی قانون کی حکمرانی........................... ۱۲۹
دو: اسلامی قانون کا مفہوم اور اس کی قدرت ۱۲۹

تین: اسلامی حکومت اور دوسری حکومتوں میں فرق ۱۳۱
۴۔امام خمینی رحمہ اللہ کے نظریے میں اسلامی حکمران اور ولایت فقیہ ۱۳۲
الف) ولایت فقیہ کا مفہوم اور اس کا تاریخی پس منظر ۱۳۲
ب) عقلی اور روائی دلائل کی رو سے زمانہ غیبت میں مسلم حکمران کی خصوصیات ۱۳۴
ج) ولی فقیہ کی مشروعیت میں عوام کا کردار ۱۴۸
امام خمینی کی نگاہ سے اسلامی حکومت میں عوام کا کردار اور اسکے بنیادی نظریات.. ۱۵۴
۱۔ امام خمینی رحمہ اللہ کے بنیادی نظریات، اسلامی حکومت میں عوام کا کردار ۱۵۴
۲۔ امام خمینی رحمہ اللہ اور جمہوری اسلامی کے دفاع میں عوام کا کردار ۱۵۹
۳۔ امام خمینی رحمہ اللہ اور ڈیموکریسی ۱۶۱
۴۔امام خمینی رحمہ اللہ کے تفکر میں جمہوریت کا اہم ترین مظہرعوام کی سیاسی مشارکت ۱۶۵
اسلامی حکومت کے اختیارات اور دائرہ کار ۱۶۶
۱۔بحث کا تاریخی جائزہ ۱۶۷
۲۔ حکومت کے مطلق اختیارات کے حوالے سے امام خمینی رحمہ اللہ کی رائے..... ۱۷۲
۳۔ مصلحت اور اسلامی حکومت میں اس کا مقام......................... ۱۷۶
۴۔ حکومتی احکام.. ۱۸۰
چوتھا باب: امام خمینی کی نظر میں اسلامی حکومت کے اہم مقاصد اور پالیسی ۱۸۵
استقلال ۱۸۶
۔امام خمینی رحمہ اللہ کی نگاہ میں استقلال تک رسائی کے طریقے........................ ۱۸۹
عدالت... ۱۹۳
۱۔امام خمینی رحمہ اللہ کے سیاسی تفکر میں عدالت کا مقام اور اس کی اہمیت پر دلائل ۱۹۳
۲۔ امام خمینی کی نگاہ میں عدالت کی مختلف تعاریف اورمعاشرتی عدالت کے پہلو ۱۹۸
۳۔ امام خمینی رحمہ اللہ کی نظر میں عدالت کے قیام کے لیے وسائل ۲۰۱
احیائے ہویّت ۲۰۳
۱۔امام خمینی رحمہ اللہ کی نگاہ میں ہویّت کی شناخت کی اہمیت اور اس کا احیاء ۲۰۳

۲۔ امام خمینیؒ کی نظر میں ہویّت کے اہم عناصر ۲۰۶
۳۔امام خمینیؒ کی نگاہ میں احیائے تشخص کی راہیں ۲۰۸
آزادی ۲۱۴
پانچواں باب: خارجی سیاست اور بین الاقوامی نظام کے متعلق امام خمینیؒ کا نقطہ نظر.... ۲۲۳
غیر ملکی تسلط کا انکار انکی عدم مداخلت پرزور ۲۲۳
نہ ظالم بنیں اور نہ مظلوم (جبر کی نفی کا اصول اور ظلم نہ سہنا) ۲۲۴
ملکی استقلال کی حفاظت اور غیروں سے وابستگی کی روک تھام (اصول نہ مشرقی نہ مغربی).. ۲۲۶
سر زمین کی حفاظت.. ۲۲۹
ایک دوسرے مدمقابل کا احترام اور عدم مداخلت کی بنیاد پر روابط کا اصول...... ۲۳۰
عہد کو وفا کرنا اور بین الاقوامی رابطہ میں قراردادوں پر عمل ۲۳۱
مسلمانوں کے ساتھ مستحکم روابط اور وحدت مسلمین کا دفاع................... ۲۳۲
اصول دعوت یا انقلاب کی اقدار کا فروغ ۲۳۴
مظلوموں اور ضعیفوں کی حمایت کرنا ۲۳۹
منابع ۲۴۱
مقالات ۲۴۷

عرضِ مترجم

تمام تعریفیں اس خدائے حکیم سے مخصوص ہیں جس نے کائنات کے ہر ذرے کی تخلیق حکمت کی بناپر کی ہے۔ خداوندِ حکیم نے انسان کو عقل جیسی نعمت سے نوازااور اسے دنیا کے اسرار سے پردہ کشائی کی توفیق عطا فرمائی۔ اسے یہ توفیق علم کے ذریعے عطا کی گئی۔ کائنات کے اسرار و رموز کو کشف کرنے کے لیے خدا نے نبی 'امام اور ولی بھیجے اور اس مقصد کے حصول کی خاطر ان کی مدد کے لیے علماء کو ان پاکیزہ ہستیوں کا وارث قرار دیا۔

بے شک اسلام آخری دین ہے جو کامل بھی ہے اور ابدی بھی اور اسی اسلام کی راہ پر گامزن ہونے کے لیے ایک ضابطہ معین کیا گیا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے ﴿وَ مَن یَبْتَغ غَیرَ الاسلَامِ دِیناً فَلَن یُقْبَلَ مِنْهُ وَ هُوَ فی الآخِرَةِ مِنَ الخَاسِرِینَ﴾ (اور جو اسلام کے علاوہ کوئی بھی دین تلاش کرے گا تو وہ دین اس سے قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ قیامت کے دن خسارہ والوں میں سے ہو گا)[1] اسلام دشمن عناصر نے ابتدا میں ہی اس راہ کو منحرف کرنے کی کوشش کی جو کسی حد تک کامیاب بھی ہو گئی تھی لیکن اسلام کے محافظوں نے تمام مشکلات کا سامنا کرتے ہوئے دین کی حفاظت کا بیڑہ اٹھایا۔ اس سلسلے میں علماء نے مشعلِ راہ کا کردار ادا کیا اور اسی سلسلے کو جاری رکھنے والے علماء میں سے ہمعصر عالم' فقیہ' مرجع عالیقدر امام خمینیؒ نے اپنے دور میں بہت ہی اہم

۱۔ آل عمران، آیت ۸۵۔

کردار ادا کیا ہے۔ حضرت امام موسیٰ کاظمؑ فرماتے ہیں: رجل من قم يدعو الناس الى الحق يجتمع معه قوم قلوبهم كزبر الحديد لا تزلهم الرياح العواصف؛ لا يملون من الحرب و لا يجبنون و على الله يتوكلون و العاقبة للمتقين" قم میں سے ایک شخص لوگوں کو خدا کی جانب دعوت دے گا اور اس کے گرد ایسے لوگ جمع ہوں گے جن کے دل لوہے کی مانند ہوں گے اور زمانے کی سرد و گرم ہوائیں انہیں لرزانہ پائیں گی اور وہ نہ کبھی جنگ سے تھکیں گے اور نہ ہی کبھی ڈریں گے انہیں خدا پر یقین ہے اور ان کا سرانجام پرہیزگاروں میں سے ہوگا"[1] آج کے دور میں تمام اہلِ فکر و نظر اور خاص طور پر ہمارے اردو معاشرے میں امام خمینیؒ کی عظیم شخصیت کی معرفت اور ان کے افکار سے آشنائی ہر خردمند کی ضرورت ہے اور دوسری طرف سے اس امر کو بھی سمجھنے کی ضرورت ہے کہ اپنے وقت کے دشمن کا کس طریقے سے مقابلہ کیا جاے۔ زمانے میں کس طریقے سے دشمن کا مقابلہ کیا جاے۔ اسی وجہ سے امام امام خمینیؒ کے افکار اور ان کے برپا کیے گئے انقلاب اور ان کے مقاصد کا فروغ دشمنوں کے لیے ایک بہت بڑا خطرہ ہے کیونکہ کئی صدیاں بیت جانے کے بعد ایک بار پھر اسلام ان دشمن عناصر کے امام خمینیؒ سینہ سپر ہے۔ اس لیے اسلام کے دفاع کی جنگ میں سعادت کے حصول کے لیے امام خمینیؒ کے افکار کی گہری شناخت ضروری ہے۔ جیسا کہ نہج البلاغہ میں ہے: لا يحمل هذا العلم الا اهل البصر و الصبر والعلم بموضع الحق" اس جنگ کا علمدار باشعور، صاحبِ صبر و استقامت اور حق سے آگاہ کے علاوہ اور کوئی شخص نہیں ہو سکتا۔[2] ہمارے مسلم معاشرے پر بنیاد پرستی کی مہر لگ چکی ہے جسے صرف اور صرف انقلاب کے ذریعے مٹایا جا سکتا ہے اور اس سلسلے میں ایران میں لائے گئے صدی کے سب سے بڑے اسلامی انقلاب کی روش اور ان کے عظیم رہنما کے نظریات اور افکار کی پہچان بے حد ضروری ہے۔

۱۔ بحار الانوار، ج۶۰، ص ۲۱۶۔

۲۔ نہج البلاغہ، خطبہ ۱۷۳۔

امام خمینیؒ کے سیاسی افکار کو اردو زبان میں ترجمہ کرنے کا مقصد ہمارے اردو معاشرے میں سیاسی بصیرت کو ارتقاء بخشنا ہے کہ جہاں دین کے نام پر صرف اور صرف چند خاص عقائد اور جذبات کو مدِ نظر رکھا جاتا ہے ایسے میں اسلام بلکہ خاص طور پر مذہب شیعہ کے اندر موجود اسلامی سیاست کو اس کے حقیقی معانی اور اس کے خاص مقاصد کے ساتھ بیان کیا جائے تاکہ باشعور حضرات اپنے اذہان کو اسلام دشمن عناصر کی سکیولاریزم' لیبرالیزم کمیونیزم، فیمینیزم وغیرہ جیسی مکاریوں سے نجات دلا سکے اور حقیقی اسلام کی راہ پر گامزن ہو کر اپنے معاشرے کو بھی نجات دلا سکیں۔

امام خمینی کے سیاسی افکار کو ترجمہ کرنے کے لیے مدرسہ بنت الھدیٰ کے شعبہ تحقیقات اور جامعۃ المصطفیٰ العالمیۃ کی ہمت افزائی کے لیے تہہ دل سے شکر گزار ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر غلام جابر محمدی کی بے حد مشکور ہوں کہ جنہوں نے اس کتاب کے ترجمے میں میری بھرپور مدد کی اور آخر میں یہ کہنا چاہوں گی کہ اس کتاب میں خالص فقہی اور سیاسی اصطلاحات کو استعمال کیا گیا تھا جن کو آسان اور روان زبان میں بیان کرنے کے لیے لغت کی کتب' سیاسی و فقہی کتب اور امام خمینی کے دوسرے آثار کی مدد لی گئی ہے۔اپنی کم علمی کا اعتراف کرتے ہوئے اس ترجمہ کے معزز قارئین سے اپیل کروں گی کہ وہ اس کتاب میں موجود نواقص اور غلطیوں سے ہمیں مطلع کریں گے تاکہ آئندہ اشاعت میں ان کمزوریوں کا ازالہ کیا جاسکے۔آخر میں دعا ہے کے یہ تحریر حضرت امام خمینی زمانہ ارواحنا فداہ کی رضایت کا باعث بنے اور اللہ تعالی زمانہ غیبت میں ہمیں اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔وماتوفیقی الا باللہ العظیم

سیدہ معصومہ بتول نقوی

مقدمہ

یہ کتاب امام خمینیؒ کے سیاسی تفکر سے آگاہی کے لیئے وصفی انداز میں تصنیف کی گئی ہے تا کہ مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے یونیورسٹی کے طالب علم اُن کے افکار و نظریات سے آشنا ہو سکیں اس مقدمے میں کوشش کی گئی ہے کے کتاب کے موضوع، امام خمینیؒ کے سیاسی افکار کو اس کے تمام اصلی مفاھیم جو ہر لحاظ سے نظری اور منطقی ہیں کو مختصر طور پر بیان کیا جاسکے

تفکر کا مفہوم اور سیاسی تفکر

لغت میں تفکر سے مراد، غور و فکر، اور تدّبر کرنا ہے یہ عقلمند انسان کیایک قسم کی ذہنی حرکت ہے جسے نا معلوم اشیاء کو درّک کرنے کے لیئے ذھن انجام دیتا ہے منطقی کتابوں میں تفکر سے مراد مجھول چیز کو جاننے کے لئے معلوم امور کو ترتیب دیناہے" کہا جا سکتا ہے کے تفکر ایک ایسی حرکت ہے جو مبادی «تصوری اور تصدیقی معلومات» کے ذریعے مطلوب تک کی جائے-

لیکن خاص معنی میں تفکر ایک ایسی بنیادی فکر ہے جس کی کچھ خصوصیات ہیں مثلاً وحدت' منطقی حدود اور قابلیت استدلال وغیرہ-در حقیقت ہر ایسی ذہنی کاوش اور فکر جو منطقی لحاظ سے منسجم ہو اس کے بنیادی اصول معیّن ہوں'جو مورد قبول اور اہم ہو تو اسے ہم تفکر کہیں گے۔ سیاسی تفکر' آراء اور نظریات کا مجموعہ ہے جنہیں سیاسی زندگی کی تشکیل کے لیے

زاتی آراء اور نظریات سے برتر عقلی ؛ منطقی اور مدلّلطور پر بیان کیا جاتا ہے۔ یہ تفکر وصفی بھی ہو سکتا ہے اور تشریحی بھی۔اسی لیے سیاسی دانشمند وہ ہے جو اپنی آراء اور نظریات کو عقلی اور منطقی دلائل کے ساتھ بیان کرے تاکہ اس کے تفکر کو کسی کی ذاتی رائے شمار نہ کیا جائے۔ سیاسی تفکر کا مقصد نہصرف علمی تشریح نہیں ہے کہ جس کی بدولت حقائق کی تبدیلی کی صورت میں اخلاقی طور پر تائید یا تردید کی جائے بلکہ در حقیقت سیاسی تفکر کا مقصد سیاسی میدان میں کارکردگی کو بہتر بنانے اور معاشرے کو احسن طریقے سے چلانے کے لئے راہ حل تلاش کرنا ہے اصولی طور پر سیاسی تفکر کے لیے دلیل پیش کرنا اپنے ارد گرد کے سیاسی امور اور مسائل کے متعلق بنیادی سوالات کا جواب دینا ہے۔ حکومت کا اہم کام کون سا ہے حکومت کی اطاعت کیوں ضروری ہے ؟ معاشرے کو صحیح راہ پر چلانے کے لئے کون سا راستہ اختیار کیا جائے اور اسی سے ملتے جلتے دوسرے سوالات۔ اگر سیاسی تفکر کو فلسفہ کی بنیاد پر بیان کیا جائے تو اسے سیاسی فلسفہ کہا جائے گا اور اگر فقہ اور کلام کی بنیاد پر بیان کیا جائے تو اسے " فقہ سیاسی " یا " سیاسی کلام " کہا جائے گا۔

امام خمینی رحمہ اللہ کے سیاسی تفکر سے مراد

اصولی طور پر امام خمینی رحمہ اللہ کا سیاسی تفکر مختلف حلقوں جیسے عرفانی،۔ فقہی، فلسفی اور کلامی نظریات سے متاثر ہے امام خمینی رحمہ اللہ ایسے مفکر تھے جو اسلامی علوم کے مختلف شعبوں میں اعلیٰ درجے پر فائز تھے اور انہی خصوصیات نے انہیں ایک جامع الاطراف شخصیت بنایا اور اور ان کے تفکر کو گہرائی اور وسعت بخشی اور اسے یادگار بنا دیا۔

جیسا کہ امام کے منسجم، جامع اور منطقی تفکر کو ان کے مختلف آثار میں مشاہدہ کیا جاے تو معلوم ہو گا کہ یہ سب ایک دوسرے سے منسلک ہیں۔ اسی لیئے اُن کے سیاسی تفکر کو بنیادی طور پر ان کے دوسرے نظریات سے آشنائی کے بغیر نہیں پہچانا جا سکتا کیونکہ ان کا سیاسی نظریے باقی نظریات سے مرتبط ہے .

عام طور پر بین الاقوامی سطح پر امام خمینیؒ کو ایک سیاسی رھبر کی حیثیت سے پہچانا جاتا ہے جو اس صدی کے سب سے بڑے انقلاب کے قائد تھے۔اور انہیں ایک ایسی شخصیت کے طور پر جانا جاتا ہے کے جنھوں نے لاکھوں لوگوں کی مدد سے ایک ایسے طاقتور شہنشاہی نظام کو ختم کر دیا جس کو مکمل طور پر بین الاقوامی حمایت حاصل تھی۔ جنہوں نے بادشاہی نظام کو سرنگوں کر دیا۔اور اُس کی جگہ ایک نئے نظام کو قائم کیا حقیقت میں امام خمینیؒ کو آج کل لوگوں کی رضا کارانہ فورس،انقلاب کی رھبری اور جدید سیاسی نظام کے معمار جیسے پہلووں سے پہچانا جاتا ہے ۔جبکہ اصلی وجہ امام خمینیؒ کا اس نظریے کا مفکر ہونا ہے بے شک امام خمینیؒ کا سیاسی تفکر منسجم،جامع اور منطقی ہے۔اوراس نظریے کے اجزاایک دوسرے کے ساتھ ھماھنگی رکھتے ہیں ۔ان خصوصیات نے انہیں علم اور تفکر کی دنیا میں ہمیشہ باقی رہنے والا ایسا دانشمند بنا دیا ہے کے جس کے بے شمار حامی اور تنقید کرنے والے ہیں۔اصولی طور پر کسی بھی سیاسی تفکر کے حامیوں یا حریفوں کی کثرت 'اس کی اہمیت اور موثر ہونے کی دلیل ہے [web sites] پر نظر دوڑانے سے معلوم ہوتا ہے کہ انٹرنیٹ کی دنیا میں کثرت سے امام خمینیؒ کے بارے میں مطالب منتشر کیئے جارہے ہیں کے جن میں سے زیادہ تر ایران کی سرحدوں سے باہر امام خمینیؒ کے نظریے کی حمایت کرنے والے یا تنقید کرنے والوں کے توسط سے تحریر کئے گئے ہیں۔جس سے ہمعصر دنیا میں امام خمینیؒ کے تفکر کے مقام کا اندازہ ہوتا ہے آج کی دنیا میں امام خمینیؒ کے افکار کی اہمیت مختلف پہلووں سے قابل غور ہے۔

۱۔ امام خمینیؒ اسلامی انقلاب کے مصوّر تھے اس لئےاسلامی انقلاب کے بنیادی تصور کی شناخت کے لئے امام خمینیؒ کے افکار کے مختلف پہلووں سے آشنائی ضروری ہے۔

امام خمینیؒ کے نام کے بغیر دنیا میں اسلامی انقلاب کی پہچان ناممکن ہے۔اسلام طلبی' دین اور سیاست کا رابطہ اور اسلامی معیار کے مطابق سیاست کی تعمیر نو'عدالت طلبی'روحانیت طلبی'انسانیت کی بیداری'حریت،آزادی'استقلال اور سیاسی میدان میں عوام کا کردار جیسے عوامل

اسلامی انقلاب کے مقاصد میں شامل ہیں ان مقاصد کی مکمل اور گہری شناخت کے لیے اُن کے افکار سے مکمل آشنائی ضروری ہے۔

۲۔ اس نظریئے کے ذریعے ہم اسلامی انقلاب کی اصلی سمت معین کر سکیں گے اور اسلامی انقلاب کو لاحق خطرات کا بھی تجزیہ کر سکیں گے۔

۳۔ مسلمانوں کے لیے امام خمینیؒ کے تفکر کو موجودہ دور کے مصلح اور نمونہ کے طور پر جاننا بہت ضروری ہے۔ کیونکہ انہوں نے ایک بار پھر موجودہ دور میں دین اور سیاست کے رابطے کو اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے اور آج کے دور میں دینداری اور دنیاداری کے رابطے کو مضبوط کرتے ہوئے دین اور دنیا اور عقل اور دین کے تخریب شدہ رشتے کو پھر سے جوڑ دیا ہے۔ انھوں نے ایسی وسعت ترقی اور جدیت کی حمایت کی ہے کہ جس کے ساتھ معنویت بھی شامل ہے۔ یہ تفکرات آج کے مسلمانوں کو لاحق خدشات کا مجموعہ ہیں اس لیے بحثیت عالم دین امام خمینیؒ کے نظریے کی معرفت ہر اُس شخص کے لیے ضروری ہے جو ان خدشات میں گھرا ہوا ہے ۔کیونکہ امام خمینیؒ نے ان خدشات سے نمٹنے کا راہِ حل پیش کیا۔ان کے تفکر کی درست شناخت سے بہت سی اُلجھی گتھیاں سُلجھائی جاسکتی ہیں۔

بحث کا نظریاتی خاکہ

اس کتاب میں ہم امام خمینیؒ کے تفکر کی تحقیق، تجزیے اور تحلیل کے لیے ٹومز اسپر نگنز کے نظرئے سے ملتے جلتے قابل استعمال نظریاتی خاکے کو بروے کار لایا گیا ہے۔ اور اس میں کچھ ردوبدل کرنے سے ہم نے یہ کوشش کی ہے کہ امام خمینیؒ کے نظریے کے تجزیے کے لیے بہتر طریقہ اپنایا جائے اس تحلیلی طریقے کی بنیاد پر ایک سیاسی دانشور کا مقصد معاشرے کے بحران اور مشکلات کو حل کرنے کے لیے کوشش کرنا ہے کلی طور پر ایک سیاسی دانشور ہمیشہ معاشرے میں موجود بد نظمی اور مشکلات کے مشاہدے کے بعد اپنے کام کا آغاز کرتا ہے۔ اور اس کے بعد اس کی تشخیص اس کی علل اور اس کے منشاء کی جستجو شروع کر دیتا

ہے۔ اور آخر میں مشکلات کے حل کے لیے اپنا راہ حل پیش کرتا ہے۔ مثال کے طور پر بہت سے مغربی دانشوروں نے سیاسی استحکام کے فقدان کے بحران کے حل کے لیے اپنے تفکر کو پیش کیا ھابز اور لاک اپنے معاشرے میں امنیت اور سیاسی نظام کی عدم موجودگی جیسے بحران کو حل کرنے میں مشغول رہے۔

اس لیے سیاسی دانشور اپنے معاشرے کی بد نظمی مشکلات اور بحران سے نکلنے کے لیے راہ حل کی تلاش میں کوشاں ہیں اور ان کے سیاسی افکار بھی حقیقت میں موجودہ حالات کی تشریح ہیں اور ان مشکلات کے لیے راہ حل اور معاشرے کو اس کے مقاصد تک پہنچانے کے لیے نمونہ پیش کرنے کی ایک کوشش ہے۔

دیکھنے میں آیا ہے کہ بحران اور بد نظمی کا مشاہدہ دانشور کو اپنے افکار کو وجود میں لانے کے لیے تیزی بخشتا ہے اور اس سے وہ معاشرے میں موجود مشکلات کی وجوہات اور علل کی گہرائی تک جاتا ہے۔ موجودہ حالات کا مشاہدہ کرنے میں ایک دانشور کے بنیادی نظریات بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ در حقیقت ان بنیادی نظریات کے ذریعے دانشور اپنے مطلوبہ معاشرے کی تصویر کشی کرتا ہے۔ اور معاشرے کے موجودہ حالات کو اور اس کے اندر موجود انحراف یا عدم بحران کو جانچنے کیلئے معیار قرار دیتا ہے مثال کے طور وہ دانشور جو الٰہی تصور کائنات کا قائل ہے اس دانشور سے مختلف ہے جو دنیا کو صرف اس کے مادی پہلو میں محدود سمجھتا ہے اور انسان کو مختلف غرائز کا حامل حیوان سمجھتا ہے۔ یہ دونوں دانشور حالات کے تجزیئے میں دو مختلف اور متضاد نظریے کے حامل ہیں شاید معاشرے میں واقع ہونے والے کچھ واقعات پہلے دانشور کیلئے کوئی معنی نہ رکھتے ہوں لیکن دوسرے کے لیے وہ بہت اہم ہوں۔ اسی وجہ سے اسلامی اور شیعہ اسلامی کے معتقد افراد ہر قسم کی حاکمیت کو قبول نہیں کرتے اور شاید اسی لیے کچھ معاشرتی سیاستوں کو کچھ ماہرین اصلاح اور کچھ فساد سمجھتے ہیں۔ اس لیے دانشوروں کے نزدیک موجودہ حالات کا تجزیہ ان کے بنیادی نظریات کے زیر اثر ہوتا ہے اور ماہرین انہی کی بدولت نتائج اخذ کرتے ہیں۔ پس اگر ماہرین موجودہ حالات کو نامطلوب سمجھیں تو وہ مشکلات کے حل اور

بحران سے نجات کیلئے کوشش کریں گے۔ اس مرحلے میں ماہرین کے بنیادی نظریات اور ان کا مثالیمعاشرے کے حصول جیسے نظریات اور ان مشکلات کے حل میں نہایت ہی شدت کے ساتھ اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس مرحلے میں کچھ اور موضوعات بھی ماہرین کے تجزیئے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ مثلاً ایک دانشور کے نزدیک ان مشکلات کی وجہ ارادی یا غیر ارادی؟ اس بحران کا منشاء معاشی ہے سیاسی ہے یا اجتماعی؟ اسی انجام شدہ تجزیئے کی بناپر وہ موجودہ مشکلات کیلئے راہ حل پیش کرتا ہے۔ ایسا راہ حل جو اس کے بنیادی نظریات اور مثالی معاشرے کے نظرئے سے متاثر ہو۔

مذکورہ تحلیلی سانچے اور امام خمینیؒ کے نظریات کے مطالعے کی بنیاد پر کہا جاسکتا ہے کے دورِ مشروطہ کے بعد، پہلوی اول اور دوم کے دور میں اور انقلاب کے بعد کے زمانے میں ایرانی معاشرے کے اندر موجود حالات کا مشاہدہ امام خمینیؒ کے ھدف پر بے حد تاثیر گذار تھا۔ اس طرح سے کہ وہ انقلاب سے پہلے فلسفی، کلامی، عرفانی اور فقہی بنیادی نظریات کے تحت موجودہ حالات کا تجزیہ کرتے ہیں۔ اور جب انہیں ایک دوسرے سے مختلف دیکھتے ہیں اور معاشرے کو انسان کی رشد اور تربیت کیلئے بے انصاف اور ظالم دیکھتے ہیں تو ان حالات کی وجوہات کو تلاش کرتے ہیں۔ وہ معاشرے کی مشکلات کا تجزیہ کرتے ہوئے اپنے بنیادی نظریات اور مثالیمعاشرے کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کی وجہ ایک ظالم، وابستہ، غیر عوامی اور غیر شرعی نظام کی موجودگی سمجھتے ہیں جو کے ثقافتی، معاشی اور سیاسی حلقوں میں غیروں کی مقرر کردہ پالیسیوں کے تحت اس معاشرے کے زوال کا باعث بنا ہے۔ ان میں سے سب سے اہم وجہ اسلامی معاشرے کی ہویّت میں تبدیلی اور اس میں شرعی قوانین کا ضعیف ہونا تھا۔

اس لیے ان کا راہ حل، شرعی قوانین کی جانب رجوع کرنا اور مطلوبہ اسلامی حکومت کی تشکیل کیلئے کوشش کرنا تھا امام خمینیؒ نے اس راہ حل کو دین اور سیاست کے رابطے' اسلامی حکومت اور ولایت فقیہ جیسے موضوعات کے تحت بیان کیا ہے وہ انقلاب کے بعد اور اسلامی حکومت کے قیام کے بعد کچھ جدید فکری مشکلات کے حل کیلئے اسلامی حکومت کے دائرہ

اختیارات اور اس کے مقاصد کو بیان کرتے ہیں۔ تا کہ اسلامی حکومت کے نفاذ اور اسے درپیش مسائل کے حل کیلئے راہ ہموار کریں۔

مختصرا امام خمینیؒ کے سیاسی نظریے کی بنیاد فلسفی، کلامی، اور فقہی تھی ۔جو کہ انسانی معاشروں اور خاص طور پر مسلم معاشرے اور ایرانی معاشرے کی مشکلات کا حل تھا ان کے نزدیک اہم ترین مشکل ؛ انسان کی سیاسی اور اجتماعی زندگی میں دین کا ضعیف ہونا اور ہم عصر معاشروں کا معنویت سے دور ہونا نیز دین اور دنیا کو ایک دوسرے سے جدا سمجھنا تھا۔

امام خمینیؒ نے جو راہ حل پیش کیا اس میں معاشرے میں روحانیت کا مقام اور آج کے معاشرے کے تمام اساسی پہلووں میں دین کا کردار تھا۔ کیونکہ ان کے مطابق صرف الٰہی قوانین مختلف انسانی ضروریات کو بر طرف کر سکتے ہیں ۔در حقیقت انہوں نے آج کے سر گردان انسان کو منزل کی راہ دیکھائی ہے۔

دائرہ بحث

مذکورہ نظریاتی ڈھانچہ پر غور کرتے ہوئے کتاب کی پہلے باب میں امام خمینیؒ کی زندگی کے مختلف مراحل میں معاشرے کی کیفیت کو بیان کیا گیا ہے اور اسکی تحلیل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔اور اس دور میں امام خمینیؒ کے انگیزہ کو ابھارنے والے موثر عوامل کا ذکر کیا گیا ہے۔

اس باب کو در حقیقت امام خمینیؒ کی سیاسی اور علمی زندگی نامے کے طور پر شمار کیا جاسکتا ہے امام خمینیؒ کی زندگی کو چار مرحلوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ بچپن اور جوانی کا دور، تحصیل کا دور، دینی مرجعیت کا دور، سیاسی رہبری کا دور، اور اس کے ساتھ ہی ہر دور میں پیدا ہونے والے حالات کی تحقیق کی گئی ہے امام خمینیؒ کے نظریے کے وجود میں آنے پر ان حالات کی تاثیر کی تحقیق اور تحلیل کی گئی ہے ۔آئینی انقلاب، رضا شاہ اور محمد رضا شاہ کے دور میں انکی موودگی نے امام کو بیش قیمت تجربات سے نوازا کہ جنھوں نے اسلامی انقلاب کی پیدائش میں موثر کردار ادا کیا۔

دوسرے باب میں امام خمینیؒ کے نظریے پر موثر نظریاتی اصولوں کو تجزیہ و تحلیل کیا گیا۔امام خمینیؒ اپنے سیاسی نظریے میں تین چیزوں سے متاثر ہوئے

۱۔ اسلام کی نظر میں جہان اور اسلام

۲۔ شیعہ کلامی نظریات خاص طور پر تشیع کا نظریے امام خمینیؒ

۳۔ اہلتشیع کے اصولی فقہی نظریات

در حقیقت امام خمینیؒ کے سیاسی نظریے کی شناخت ان بنیادی نظریات کی پہچان کے بغیر نا ممکن ہے اس وجہ سے اس باب میں پہلے امام خمینیؒ کے جہان اور انسان کے بارے میں نظریات کو مورد بحث قرار دیا گیا ہے۔ پھر معرفت شناسی جہان بینی اور انسان شناسی جیسے نظریات کو بیان کرنے کے بعد ان کے سیاسی نظریے میں ان نظریات کی تاثیر کی تحلیل کی گئی ہے اور اس کے بعد شیعہ کے سیاسی نظریے میں خاص شیعہ کلامی اصول کے طور پر توحید اور امامت کے عقیدے کے اثرات کا مطالعہ کیا گیا ہے اور آخر میں اُن کے فقہی اصولوں کا ان کے سیاسی نظریے پر اثر بیان کیا گیا ہے۔

دوسری طرف سے امام خمینیؒ کے اہم فقہی نظریات جیسے اجتہاد، عقل کا حجت ہونا،اجتہاد میں زمان اور مکان کا کردار اور عقل 'عرف اور مصلحت کا مقام اور انکے کے سیاسی نظریے پر ان کے اثرات کو بیان کیا گیا ہے۔ تاکہ امام خمینیؒ کے موجودہ حالات کے جائزہ کو نہایت ہی گہرائی سے سمجھ سکیں۔

تیسرے باب میں امام خمینیؒ کے نظریے کے اصلی موضوعات کو بیان کیا گیا ہے اور اس کے حوالے سے موضوع جیسے دین اور سیاست کا رابطہ اسلامی حکومت، ولایت فقیہ، ولی فقیہ کے اختیارات کا حدود اربعہ، اسلامی حکومت میں مصلحت کا مقام اور اسلامی حکومت میں عوام کا کردار کی جانب اشارہ کیا گیا ہے۔

چوتھے باب میں اسلامی حکومت کی پالیسی اور اہم مقاصد کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور اس سے مربوط اہم موضوعات جیسے استقلال، آزادی، عدالت، انسانیت کو اجاگر کرنا وغیرہ کو تحلیل کیا گیا ہے

آخر میں پانچویں باب میں امام خمینیؒ کے اسلامی حکومت کی خارجہ سیاست کے حوالے سے نظریات اور اصولوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے آخر میں گروہ انقلاب اسلامی کے عہدہ داروں اور معارف اسلامی یونیورسٹی کے ریسرچ سنٹر اور تمام اساتذہ کرام اور محققین کہ جنہوں نے اپنے نظریات اور قیمتی مشوروں اور تنقید سے نوازتے ہوئے اس کتاب کے دوسرے ایڈیشن میں مطالب کے اضافہ کا باعث بنے ہیں تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔

والسلام

یحیٰ فوزی